توحید الصوم والعیدین

# رؤیت ھلال

مقالہ نگار: پروفیسر محمد عارف نسیم

حال اعزازی پروفیسر ایم۔اے کلاسز اسلامیہ کالج پشاور

پروفیسر محمد عارف نسیم ایک معروف سکالر ہیں، موصوف اسلامیہ کالج پشاور میں اعزازی پروفیسر ہیں۔مختلف گورنمنٹ کالجز میں بطور عربی، اسلامیات، اور پشتو کے لیکچرر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔مختلف کتابوں کا عربی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔جس میں قابل ذکر "احکام المرجان فی غرائب و احکام الجان" اور شجرۃ البؤ س ہیں۔ عربی ادب اور مقالہ پر ڈاکٹریٹ مقالہ لکھ لیا ہے۔"الدین القیم" کے پشتو ترجمہ پر اباسین آرٹس کونسل کا گولڈ میڈل ملا ہے۔ کئی اور کتابیں عربی اور انگریزی میں لکھی ہیں۔

جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان کے زیر ادارت منعقدہ فقہی کانفرنس میں موصوف کو بھی مقالہ پیش کرنے کی دعوت دی گئی۔ پروفیسر صاحب نے ذیلی موضوع "رویت ھلال" پر تحقیقی مقالہ مرتب کر کے ارسال فرمایا شمارہ ھذا میں موصوف کا مقالہ من وعن شامل کر لیا گیا ہے جو نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

| نمبر شمار | ذیلی عنوانات |
|---|---|
| (۱) | ادارہ |
| (۲) | پاکستان میں چاند دیکھنے کا مسئلہ |
| (۳) | پاکستان میں اس اختلاف کے اسباب |
| (۴) | تجاویز |
| (۵) | کتابیات |

پاکستان میں چاند دیکھنے کا مسئلہ عجیب خلفشار کا شکار ہو چکا ہے ہر سال تقریباً ہمارے ملک پاکستان میں رمضان کا مہینہ دو یا تین مختلف تاریخوں سے شروع ہوتا ہے، سعودی عرب اور دیگر اسلامی ممالک میں اس کی ابتدا ایک ہی دن سے ہوتی ہے۔ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ پاکستان کی مرکزی رویت ہلال کمیٹی اس اہم دینی فریضے کے سلسلے میں اپنا کردار صحیح طور سے انجام نہیں دے رہی اس کمیٹی کا اجلاس ہر مہینے ایک لگے بندھے وقت اور ایک خاص مقام پر منعقد ہوتا ہے اور پھر ایک دو گھنٹے کے بعد ایک دوٹوک اعلان کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے" کہ چاند دیکھا گیا" یا "چاند نہیں دیکھا گیا" کمیٹی کے اجلاس کے بعد اگر کوئی شہادت موصول ہوتی ہے تو وہ قابل اعتبار نہیں ہوتی کیونکہ کمیٹی

تو اپنا ناقابل تنسیخ فیصلہ صادر کر کے اٹھ چکی ہے اور اس کے معزز اراکین اپنے اپنے شہروں کو روانہ ہو چکے ہیں بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کمیٹی کے اجلاس ختم ہونے سے پاکستانی قوم کو ایک فرض روزے سے یا صحیح عید سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ کمیٹی کا ہر فیصلہ ناقابل تنسیخ ہوتا ہے چاہے بعد میں ملنے والے شواہد یا ان شواہد کی وجہ سے جن کو کمیٹی نے کوئی وقعت نہیں دی وہ غلط ہی کیوں نہ ہو سو جو غلطی واقع ہو چکی ہے وہ برقرار رہتی ہے۔ بلکہ تسلسل سے مہینہ در مہینہ غلطی کا اعادہ ہوتا رہتا ہے اس بات کا بھی چرچا ہے کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی صوبہ سرحد کی شہادتوں کو کوئی وقعت نہیں دیتی ان کے خیال میں شاید یہاں کے کچھ لوگ چاند کی جھوٹی شہادت دیتے ہیں پچھلے سال ایسا ہوا کہ ملک کے اکثر حصوں میں مطلع ابر آلود تھا بنوں میں عید کا چاند دیکھا گیا لیکن اس شہادت کے پہنچنے سے پہلے ہی تقریباً سات بجے کمیٹی کا اجلاس برخاست ہو چکا تھا اور عجلت میں چاند کے نہ دیکھنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس بات کو شبہ ملی کہ کمیٹی نے اجلاس کو بعجلت اس لئے ختم کیا کہ یہ آنے والی شہادت ان کے لئے ناقابل قبول تھی ممکن ہے یہ باتیں صحیح نہ ہوں لیکن صوبہ سرحد کے لوگوں کے یہ خدشات یقیناً اپنی جگہ قائم ہیں اور اس کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ کمیٹی کا اجلاس گیارہ بجے تک کیوں جاری نہیں رہتا؟ اتنی جلدی کیوں اٹھ جاتا ہے؟ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے اس رویے کی بناء پر صوبہ سرحد کے علماء کی ایک معتد بہ تعداد چاند کے متعلق اپنے فیصلے صادر کرتی رہی ہے۔ بلکہ کبھی تو صوبائی رویت ہلال کمیٹی بھی مرکز سے اختلاف کر لیتی ہے افسوس تو اس بات پر ہے کہ ہلالی پرچم کے حامل ملک پاکستان کے علاوہ کسی اور ملک میں یہ ہلالی خلفشار موجود نہیں تمام دیگر اسلامی بلکہ غیر اسلامی ممالک میں ایک ہی دن عید ہوتی ہے۔ اور ایک ہی دن سے رمضان کی ابتداء ہوتی ہے۔ اس طرح دوسری قمری مہینوں کا آغاز و اختتام ہوتا ہے۔

## پاکستان میں اس اختلاف کا سبب کیا ہے؟

اور ہم جو فرض روزے اور صحیح عید سے محروم ہو جاتے ہیں تو علماء کرام ہی فرمائیں کہ اس کا وبال کس پر ہے؟ کس سے مواخذہ ہوگا؟ اس اختلاف کی کئی وجوہات ہیں سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ حکومت کی جانب سے رویت ہلال کے متعلق وہ اہتمام نہیں کیا جا رہا جو درکار ہے نیز انتظامیہ کی مشنری اس ضمن میں اتنی برق رفتاری سے اپنا کام نہیں دکھا رہی جو ضروری ہے دوسری اہم وجہ یہ ہے کہ مرکز رویت ہلال کمیٹی رات گئے تک بیٹھتی نہیں اور شہادت کا انتظار نہیں کرتی ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوٹوک اور ناقابل تنسیخ فیصلے صادر نہ کریں ترمیم کی گنجائش یقیناً رکھنی چاہیئے اخر کس نص، فقہی رائے یا عقل و منطق کے ذریعے اتنا اہم فیصلہ اتنی عجلت میں کیا جاتا ہے؟ آخر انتظار کرنے میں کیا قباحت ہے؟ یہ ساری صورت حال یقیناً افسوس ناک ہے پاکستان جیسے اسلامی ملک میں یہ ہلالی اختلاف نہیں ہونا چاہیئے ایسی کوششیں یقیناً مستحسن ہوں گے جو اس اختلاف کو پاٹ سکیں تاکہ پورے ملک کو ایک ہی تاریخ سے قمری مہینوں کی ابتداء دی جا سکے۔ اس سلسلے میں میری چند تجاویز ہیں۔

## تجاویز:

سب سے پہلی تجویز یہ ہے کہ رویت ہلال کمیٹی کو جلیل القدر فقیہ علامہ الشیخ محمد امین المعروف بہ ابن عابدین دمشقی کے اختلاف مطالع کے ضمن میں عمدہ عالمانہ اور فقیہانہ تشریح کو اختیار کرنا مناسب ہوگا۔ جو موصوف نے اپنی عظیم القدر کتاب ''ردالمحتار'' میں بیان کی ہے

آپ کی یہ کتاب الدر المختار شرح تنویر الابصار (یہ دو کتب علامہ علاوالدین الحصکفیؒ 1088ھ) کی لکھی ہوئی ہیں کی عالمانہ اور محققانہ شرح ہے یہ شرح ہمارے علمی حلقوں میں ''شامی'' کے نام سے مشہور ہے۔اور معتمد یہ کتاب ہے علامہ موصوف نے اس شرح کی جلد دوم کے صفحہ ۹۶ پر لکھا ہے۔ کہ اگر مشرق میں چاند نظر آجائے تو مغرب کے لوگوں کو اس پر عمل کرنا چاہیئے علامہ فرماتے ہیں کہ یہ ہمارا یعنی احناف کا معمول رہا ہے اور مالکیہ اور حنابلہ نے بھی اس کو اختیار کیا ہے البتہ شوافع نے تردد کیا ہے علامہ کہتے ہیں کہ حدیث شریف ''صوموا الرؤیتہ'' (چاند دیکھ کر روزے رکھو) میں خطاب عام ہے بخلاف اوقات صلوٰۃ کے کہ یہ اپنے اپنے علاقے کے طلوع وغروب آفتاب کے مطابق ہوتے ہیں اگر ہم نے شامی کا یہ اصول مان لیا تو امید ہے کہ ہماری بڑی مشکل آسان ہو جائے گی۔اس اصول کے تحت کرہ ارضی میں قمری مہینوں کے ابتداء کا اختلاف صرف ایک دن تک منحصر ہو جاتا ہے۔اور ایک سے زیادہ دنوں کے فرق کا امکان قطعاً ختم ہو جاتا ہے علم جغرافیہ کا بھی یہ یہی اصول ہے کہ کرہ ارض کے کسی حصے میں چاند سورج ڈوبنے کے بعد نظر آجائے تو اگلے چوبیس گھنٹوں میں دنیا کے تمام حصوں میں بتدریج وہ نظر آئے گا۔یہی اصول علامہ ابن عابدین کی فقہی تشریح پر پوری طرح منطبق ہوتا ہے۔اس کے تحت مثلاً اگر سعودی عرب میں شام کو چاند دیکھا جائے تو زمینی گردش (محوری گردش) کے مطابق اس کے مغرب میں بتدریج آنے والے ممالک مثلاً افریقہ، یورپ، امریکہ، جاپان، انڈونیشیاء، بنگلہ دیش، بھارت، اور پاکستان ایران افغانستان وغیرہ میں اسی رویت پر عمل کرنا غلط نہیں ہوگا۔صرف یہ ضروری ہوگا کہ سعودی عرب سے رویت کی قیمتی خبر حاصل کی جاسکے۔جن علاقوں کا میں نے ذکر کیا ان میں سے کچھ حصوں میں سعودی عرب سے بعد کا دن ہوگا۔مثلاً جاپان، ہندوستان اور پاکستان وغیرہ کیونکہ لندن کے قریب فرضی خط گریٹ میریڈین (نصف النہار اعظم) یا صفر درجہ طول بلد تصور کیا گیا ہے جہاں رات کے بارہ بجے سے دوسرا دن شروع ہوتا ہے۔اگر مسلمانوں کا علمی عروج برقرار رہتا۔اور ادریسی اور مقدسی جیسے مزید جغرافیہ دان پیدا ہوتے اور مسلمانوں کی علمی پیش رفت پر ہلاکو خان کے حملہ بغداد کے بعد علمی جمود طاری نہ ہوتا تو شاید طول بلد کا یہ صفر درجہ خط مکہ معظمہ سے گزرتا۔کچھ مسلمانوں نے اس بات کا ادراک بھی کیا تھا۔شاید اس سے کچھ شرعی مسائل میں آسانی آتی بہر حال یہ ایک خوشگوار خیال تھا جس کا اظہار کر دیا۔یہاں پر اعتراض وارد ہو سکتا ہے۔کہ سعودی عرب پاکستان کے لئے کیسے بمنزلہ مشرق ہو گیا۔تو عرض کرتا ہوں کہ دنیا کا ہر مقام اگر ایک وقت میں کسی مقام کے لئے بمنزلہ مغرب کے ہے۔تو آنے والے دن ہی وہی مقام ان مقامات کے لئے بمنزلہ مشرق ہوگا، مثلاً سعودی عرب میں جو سورج نکلتا ہے تو یہی سورج اگلے دن کچھ بائیس گھنٹوں کے بعد میں پاکستان میں طلوع ہوگا۔بائیس گھنٹوں کے فرق کا خیال رکھنا ضروری ہے ورنہ سعودی عرب میں جو سورج نکلا وہ اسی ہی دن پاکستان میں کچھ دو گھنٹے پہلے طلوع ہوا تھا اس لئے ایک مقام ایک وقت میں اگر مشرق تھا کچھ مقامات کے لئے تو وقت کے فرق کے ساتھ مغرب بن جاتا ہے۔ہم نے مشرق اور مغرب کے نام اپنی سہولیات کے لئے رائج کیئے ہیں ورنہ مشرق کا معنی ہے وہ جگہ جہاں سورج طلوع ہو اور مغرب وہ جگہ جہاں سورج غروب ہو۔لیکن دنیا میں کونسی ایسی جگہ ہے جہاں سورج کا طلوع وغروب نہیں ہوتا۔قطبین میں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو طلوع وغروب تو وہاں بھی ہوتا ہے۔

مشرق، جاپان،، وہند پاکستان تک منحصر نہیں اور مغرب یورپ اور امریکہ تک محدود نہیں بلکہ امریکہ کے لئے بھی تو مغرب ہونا چاہیئے۔ اور وہ یہ علاقے ہیں جو اس کے بعد گردش میں آئیں مثلاً جاپان، انڈونیشیا، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا وغیرہ مسلسل گردش کی وجہ سے ایک مقام کبھی مشرق ہوتا ہے کبھی مغرب، قرآن پاک میں مشارق، اور مغارب کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ان الفاظ کے دیگر مفاہم کے علاوہ اس مفہوم کی بھی خوبصورت گنجائش موجود ہے۔ یہی کرہ ارضی کا چکر ہے کہ اس میں ضروری ہو جاتا ہے کہ جو انسان مشرق سے مغرب کو یا مغرب سے مشرق کی طرف سفر کرتا ہے تو پھر اسی مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ جہاں سے روانہ ہوا تھا اور اسے اپنی گھڑی کو **24** گھنٹے آگے یا پیچھے کرنا ضروری ہوتا ہے ورنہ اس کی گھڑی دن بتلانے کے حوالے سے صحیح نہیں ہوگی اس میں ایک دن کا فرق ہوگا۔ اسی بحث کے نتیجے میں (کہ قمری اختلاف ایک دن سے زیادہ نہیں ہو سکتا) ایک عمدہ نکتہ میرے ذہن میں آیا کہ اگر دنیا کے نصف حصے میں قمری ماہ کی طاق تاریخ ہو تو دوسرے نصف حصے میں اسی قمری مہینے کی جفت تاریخ ہوگی۔ اس لحاظ سے آخری عشرہ رمضان المبارک کے متعلق ہمیں تیقن نہیں ہوتا، کہ لیلۃ القدر کس رات کو ہوگی حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے آخری دس راتوں میں تلاش کرو پھر فرمایا گیا کہ یہ طاق راتوں میں ہے۔ اور پھر ایک جگہ ستائیسویں رات کی طرف بھی اشارہ وارد ہوا۔ ابہام کو بہر حال برقرار رکھا گیا اور اس کا فلسفہ یہی ہے۔ کہ مسلمان آخری دس راتیں خوب عبادت میں گزاریں کوئی رات بھی طاق ہو یا جفت بغیر عبادت کے نہ چھوڑیں تاکہ لیلۃ القدر کی فضیلت حاصل کرنے سے محروم نہ رہیں جو معلوم نہیں کب واقع ہو۔ علامہ ابن عابدین نے عید الاضحیٰ کے قربانیوں کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ اور اپنی تشریح میں بتایا کہ کچھ ایسے علاقے ہوں گے جہاں جانوروں کی قربانی کا آخری دن حجاز شریف کا چودھواں ذی الحج ہوگا اگرچہ اس علاقے کا تیرھواں ذی الحج ہوگا یہ بتاتا چلوں کی علامہ نے اضحیہ یعنی قربانیوں کو اوقات صلوٰۃ سے تشبیہ دی ہے۔ امید ہے کہ رویت ھلال کے سلسلے میں میری پہلی تجویز پر اگر سنجیدگی سے غور کیا جائے تو اس سے اس ملک میں رویت کے بارے میں اختلاف کی گنجائش نہیں رہے گی اور سعودی عرب یا مصر، مراکش، یا یورپ کی رویت کی بنیاد پر ایک دن بعد ہمارے قمری مہینے کی ابتداء ہوگی۔ اس تجویز پر عمل تب ممکن ہوگا اگر علماء کرام اس میں تامل نہ کریں۔

میری دوسری تجویز یہ ہے کہ "رویت" کے سلسلے میں مرکزی حکومت اور صوبائی حکومتیں اپنا فریضہ انجام دیں۔ رویت سے مراد آنکھ سے چاند کا دیکھنا ہے۔ لیکن اگر نظر کمزور ہو تو عینک، دوربین یا دیگر آلات بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے ذریعے دیکھنا آنکھ ہی سے دیکھنا ہے۔ آج کل تو کمپیوٹر اور راڈار کا زمانہ ہے ایسے آلات موجود ہیں۔ جو بادلوں سے گزر کر انسانی انکھ کو چاند کا مشاہدہ کرا سکتے ہیں علماء کو اگر بادلوں سے شعاعیں گزارنے کے طریقے میں تامل ہو تو دوسری آلات کے اختیار میں تامل نہ ہونا چاہیئے اب تو جدید ترین دوربین لاکھوں میل کے فاصلے سمیٹتی ہے۔ ان امور میں ماہرین فلکیات اور محکمہ موسمیات سے یقیناً مدد لی جائے۔ اور حکومت کے لئے ضروری ہے کہ ملک کے تمام حصوں میں ایسے مراکز رویت قائم کرنے کا اہتمام کرے۔ جہاں ماہرین کی نگرانی میں صحیح زاویے پر آلات نصب کئے گئے ہوں ایسے مراکز ملک کے مغربی حصوں میں شمالاً جنوباً زیادہ تعداد میں ہونے چاہئیں۔ اور ان کی نگرانی ڈپٹی کمشنر کے تحت

ہواوراس کی مدد کے لئے علماء کرام بھی موجود ہوں۔ان مراکز میں تیز نگاہ کے حامل اشخاص سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔انہیں اضافہ الاوئنس دیا جاسکتا ہے۔کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے تیز نگاہ کی نعمت سے نوازا ہوتا ہے۔عرب کے قوم تبابعہ کے وقت ایک خاتون ''زرقاء الیمامہ'' تھی جو تیس میل کے فاصلے کی چیزیں دیکھ سکتی تھی۔اور اپنی قوم کو کسی بھی خطرے سے خبردار کرسکتی تھی۔میں نے خود تھانہ ملاکنڈ میں لیوی فورس کے ایک متقی نوجوان کی اس صفت کا خود ملاحظہ کیا تھا۔وہ باریک سے باریک چاند دن کو بھی دیکھ لیتا تھا۔پہلی کا چاند بہت ہی باریک اور بہت کم وقت کے لئے افق پر نمودار ہوتا ہے۔اور اسے یہی تیز نگاہ اشخاص دیکھ سکتے ہیں۔خاص طور سے وہ چاند جو اسی دن سعودی عرب میں دیکھا جاسکے اس لحاظ سے دونوں ملکوں میں ایک ہی تاریخ سے ابتداء ہوگی۔

میری تیسری تجویز یہ ہے کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا دفتر جہاں بھی ہو اس میں مقامی علماء ہی لئے جائیں یہ کمیٹی رات گئے تک شہادتوں کا انتظار کریں اور پھر کافی دیر سے چاند کے دیکھنے یا نہ دیکھنے کا اعلان کرے۔اگر بہت دیر سے یا ایک دن بعد شہادت ملے تو اگلے مہینے کی رویت کے لئے اس شہادت کو ضرور وقعت دی جائے کمیٹی کا پہلا فیصلہ کسی طور پر بھی ناقابل تنسیخ اور آخری نہیں ہونی چاہیئے۔صوبائی رویت ہلال کمیٹیاں صوبائی صدر مقامات پر ہوں ان کمیٹیوں میں بھی مقامی علماء ہوں۔ان کمیٹیوں کے ہر ضلع میں ذیلی ادارے ہونے چاہئیں۔جہاں علماء کرام کی زیرنگرانی شہادت حاصل کی جاسکے اور پھر یہ شہادت ٹیلی فون یا فیکس وغیرہ کے ذریعے صوبائی کمیٹی کو پہنچائی جائے ہر یونین کونسل کی سطح پر گاڑیوں کا انتظام ہونا چاہئے۔تاکہ شاہدین اور چاند دیکھنے والوں کو مراکز شہادت تک تیز رفتاری سے پہنچایا جاسکے۔ان تمام امور میں انتظامیہ کی امداد ضروری ہوگی۔میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ ملک کے مغربی علاقوں میں خاص کر بلوچستان میں شہادت و رویت کے مراکز کا قیام انتہائی ضروری بات ہوگی دوسری سطح پر پشاور کے گردونواح لنڈی کوتل، میران شاہ، اور وانا وغیرہ میں مراکز قائم ہوں۔مغربی مقامات میں چاند کی رویت کی زیادہ توقع کی جاسکتی ہے۔کیونکہ پاکستان کی کسی مشرقی مقام کی نسبت چاند کا غروب وہاں تیس چالیس منٹ کے بعد ہوتا ہے۔اور اس کے زیرنظر آنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔نیز شہری علاقوں کی نسبت دیہاتی فضا آلودگی سے صاف ہوتی ہے۔اور چاند کے نظر آنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔امید ہے حکومتِ پاکستان اس ضمن میں اپنا فرض پورا کرلے گی، تاکہ اتحاد اور ہم آہنگی کی فضا قائم ہوسکے۔و ما علینا الا البلاغ.

کتابیات:

(۱) رد المحتار 'ابن عابدین.
(۲) الدر المختار ''الحصکفیؒ
(۳) تنویر الابصار ''الحصکفی''
(۴) هداية ''مرغينانی''
(۵) رویت هلال ''حافظ ادریس.
(۶) معجم البلدان ''یاقوت'
(۷) کتاب المسالک و الممالک) '' ابن خردزبه''
(۸) مروج الذهب ''المسعودی'
(۹) تمدن ''مو سیولیبان''.